حاصلاتِ تعلُّم

طلبہ جماعت دہم کے لیے منتخب درسی مواد کی تکمیل کے بعد اس قابل ہوں گے کہ :

- تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
- جماعت دہم کے لیے مختص سورتوں کے مکمل نام اور ان کے معانی جان سکیں۔
- نصاب میں شامل سورتوں کا تعارف کروا سکیں۔
- نصاب میں شامل سورتوں کے بنیادی مضامین اخذ کر سکیں۔
- نصاب میں شامل سورتوں کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور ان کا فہم حاصل کر سکیں۔
- منتخب آیات مبارکہ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں۔
- منتخب سورتوں کے قرآنی الفاظ کے معانی جان سکیں۔
- نصاب میں موجود سورتوں میں مذکور دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔

NOT FOR SALE - PESRP

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

تعارف

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ قرآنِ مجید کی چھٹی سورت ہے اور ساتویں پارے سے شروع ہو رہی ہے۔ یہ سورت مکّہ مکرّمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ایک سو پینسٹھ (165) آیات اور بیس (20) رکوع ہیں۔ اس سورت کی آیت نمبر ایک سو چھتیس (136) میں اَلْاَنْعَام کا لفظ مذکور ہے جو ''اَلنَّعَمُ'' کی جمع ہے، اس کے معنٰی مویشی کے ہیں۔ اس مناسبت سے اس کا نام سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں ان مشرکین کے نظریات کی تردید کی گئی ہے جو اپنے جانوروں اور مویشیوں میں بتّوں کو حصہ دار ٹھہراتے تھے اور انھوں نے خود ساختہ عقائد سے چند جانور اپنے لیے حلال اور چند حرام قرار دے رکھے تھے۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ قرآنِ مجید کی ابتدائی سات سورتوں میں سے ہے جن کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے یہ ابتدائی سات سورتیں پالیں (سیکھ لیں) وہ ایک بڑا عالم ہے۔ (مسند احمد: 8336)

مرکزی موضوع

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ کا مرکزی موضوع توحید، رسالت، آخرت اور معاشرتی زندگی کے احکام کا بیان ہے۔

بنیادی مضامین

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ میں اسلام کے بنیادی عقائد کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ توحید کے ایسے دلائل ذکر کیے گئے ہیں جن کا انکار ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرت کے دلائل کو ثابت کیا گیا ہے، وحی اور رسالت کا اثبات کیا گیا ہے اور موت کے بعد کی زندگی یعنی قیامت کے دن کی تفصیلات اور جزا و سزا کے دلائل ذکر کیے گئے ہیں۔ اسلام کے بنیادی عقائد پر کفار و مشرکین کے اعتراضات ذکر کر کے ان کے جوابات احسن انداز سے دیے گئے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ میں مشرکینِ مکہ کو تخلیقِ انسانی اور تخلیقِ کائنات میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔ سورت کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی تعریف سے ہوتی ہے جس نے زمین و آسمان، روشنی اور اندھیروں کو پیدا فرمایا اور انسان کو مٹی سے تخلیق فرمایا۔ وہ انسانوں کی تمام حرکات و سکنات اور زمین و آسمان کی ہر چیز سے مکمل باخبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے بیان کے بعد مشرکین کا طرزِ عمل بیان ہوا ہے کہ ان کے پاس جب بھی حق آیا انھوں نے اس سے اعراض کیا۔ مشرکین نے ہمیشہ توحید کی دعوت دینے والی ہستیوں کا مذاق اڑایا، انبیائے کرام علیھم السّلام کو ساحر کہا اور فرشتوں کے نزول کا مطالبہ کیا۔

اس سورت میں مشرکین کا طرزِ عمل ذکر کیا گیا ہے کہ جب وہ دلائل کے سامنے عاجز آ جاتے ہیں تو ایمان لانے کے بجائے بے بنیاد اعتراضات شروع کر دیتے ہیں۔

NOT FOR SALE - PESRP